السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم حافظ صاحب! کیا اللہ عرش پر ہے؟ اگر ہے تو اس کے دلائل قرآن وحدیث سے واضح کردیں۔ جزاکم اللہ خیرا (ملک عطاء الرحمن، درہ، خانپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال کا جواب ایک مضمون کی صورت میں درج ذیل ہے:

مسئلۃ استواء الرحمن علی العرش

قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضَ فى سِتَّةِ أَيّامٍ ثُمَّ استَوىٰ عَلَى العَرشِ ... ٥٤ ... سورة الاعراف

"بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا۔"

(نیز دیکھئے سورۃ یونس، 3 الرعد۔ 3 طٰہٰ: 5۔ الفرقان۔ 59 السجدۃ۔ 4۔ الحدید 4۔ استویٰ کا مطلب ہے ارتفع، علا، یعنی بلند ہوا ہے، دیکھئے صحیح بخاری کتاب التوحید اور تحقیقی مقالات 1/13۔14)

۔ وَكانَ عَرشُهُ عَلَى الماءِ "اس کا عرش پانی پر تھا۔" (ھود: 7)

(نیز دیکھئے التوبۃ: 129 الانبیاء، 22، المومنون، 86، 116 النمل، 26 المومن، 15، 7 الزخرف، 82 البروج، 15)

۔ وَيَحمِلُ عَرشَ رَبِّكَ فَوقَهُم يَومَئِذٍ ثَمـٰنِيَةٌ ١٧ ... سورة الحاقة 3

اور اس دن آپ کے رب کا عرش اپنے اوپر اُٹھائیں گے آٹھ (فرشتے)" (الحاقۃ: 17 نیز دیکھئے الزمر: 75"

۔ ءَأَمِنتُم مَن فِى السَّماءِ أَن يَخسِفَ بِكُمُ الأَرضَ فَإِذا هِىَ تَمورُ ١٦ ... سورة الملك 4

"کیا تم اس سے بے خوف ہو جو آسمان میں (یعنی اوپر) ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے، پھر وہ تیزی کے ساتھ ہلنے لگ جائے۔"

(الملک: 16 نیز دیکھئے الملک: 17، القصص: 38، المومن: 36۔37 بنی اسرائیل۔ 42، الانعام، 61، 18 النحل، 56 البقرۃ، 144)

۔ وَما قَتَلوهُ يَقينًا ١٥٧ بَل رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيهِ وَكانَ اللَّهُ عَزيزًا حَكيمًا ١٥٨ ... سورة النساء 5

"اور انھوں نے یقیناً اسے قتل نہیں کیا (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

(النساء: 157۔158 نیز دیکھئے آل عمران 55، اس پر امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لیے گئے تھے اور وہ آسمان میں زندہ ہیں۔ آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کردیں گے۔ دیکھئے تحقیقی مقالات 1/87)

۔ يُدَبِّرُ الأَمرَ مِنَ السَّماءِ إِلَى الأَرضِ ثُمَّ يَعرُجُ إِلَيهِ فى يَومٍ كانَ مِقدارُهُ أَلفَ سَنَةٍ ... ٥ ... سورة السجدة 6

"آسمان سے زمین تک تدبیر امور کرتا ہے پھر وہ (امر) اس کی طرف چڑھتا ہے ایک دن میں (کہ) جس کی مقدار ہزار سال ہے۔"

7۔ اِلَیہِ یَصعَدُ الکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالعَمَلُ الصّلِحُ یَرفَعُہُ... ۱۰ ... سورۃ الفاطر

"اسی کی طرف چڑھتی ہیں پاکیزہ باتیں اور صالح عمل وہی اسے (بھی) اوپر اٹھاتا ہے"

8۔ وَجاءَ رَبُّکَ وَالمَلکُ صَفًّا صَفًّا ۲۲ ... سورۃ الفجر

"آپ کا رب آئے گا اور فرشتے صف بہ صف۔"

9۔ لَیسَ کَمِثلِہِ شَیءٌ وَہُوَ السَّمیعُ البَصیرُ ۱۱ ... سورۃ الشوریٰ

"اس جیسا کوئی بھی نہیں ہے اور وہ سننے، دیکھنے والا ہے۔"

احادیث کی روشنی میں

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے پوچھا ((أین اللہ؟)) اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: (فِي السَّمَاءِ) آسمان پر ہے۔ آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لونڈی کے مالک سے فرمایا: (أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ) اسے آزاد کردو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔ (صحیح مسلم: 537، ترقیم دارالسلام: 1199)

2۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کے خطبہ میں فرمایا: "کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟" تو صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور فرمایا: "اے اللہ! گواہ رہ۔" (صحیح مسلم 1/397ح 1218)

3۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الرّاحِمُونَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الأَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ"

"رحم کرنے والوں پر رحمٰن فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر جو آسمان میں (اوپر) ہے رحم فرمائے گا"

(رواہ الترمذی 2/14 وقال ھذا حدیث حسن صحیح وصححہ الحاکم 4/159 ووافقہ الذہبی وسندہ حسن)

4۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِینُ مَنْ فِي السَّمَاءِ یَأْتِینِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً"

(کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے اور میں اس کا امین ہوں جو آسمان میں ہے۔ میرے پاس صبح وشام آسمان کی خبریں آتی ہیں۔" (صحیح بخاری 2/624 و صحیح مسلم 1/341ح 1064"

5۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلاتا ہے، پھر وہ انکار کر دیتی ہے تو وہ آسمان میں ہے اس عورت پر ناراض ہوجاتا ہے جب تک مرد اسے راضی نہ ہوجائے۔" (صحیح مسلم 1/464ح 1436)

6۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالَی کُلَّ لَیْلَةٍ إِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا....."

"ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات دنیا کے آسمان پر نازل ہوتا (اترتا) ہے۔"

(موطا امام مالک ص 197 واللفظ لہ، صحیح بخاری 2/1116ح 1145 صحیح مسلم 1/258ح 758 یہ حدیث متواتر ہے)

7۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(نیک روح سے) کہا جاتا ہے

"مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَةِ" "پاکیزہ نفس خوش آمدید"

(فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَهَا حَتَّی یُنْتَهَی بِهَا إِلَی السَّمَاءِ الَّتِي فِیهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ" (مسند احمد 2/264 وسندہ صحیح"

"اسی طرح کہا جاتا ہے حتیٰ کہ اس روح کو اس آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہے۔"

8۔اور فرمایا:

"أَنَّ اللّٰہَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ أَنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي"

جب اللہ نے تخلیق پوری کردی تو اپنے پاس عرش کے اوپر(ایک کتاب میں) لکھ کر رکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے ۔"(صحیح بخاری 2/1104ح 7422 واللفظ لہ صحیح مسلم 2/356ح2751)

9۔نیز فرمایا:

"قَالَ: النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ"

"(قیامت کے دن سب بے ہوش ہوجائیں گے (پھر میں سب سے پہلے ہوش میں آوں گا) تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں (یعنی وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے ۔"

(صحیح بخاری 2/1104ح 7427،واللفظ لہ، صحیح مسلم: 2/267ح2373)

10۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

"فرجع إلى ربه فقال: أرسلتني إلى عبد....."

(پھر وہ (موت کا فرشتہ)اپنے رب کی طرف واپس گیا اور کہا: تو نے مجھے اپنے بندے (موسیٰ علیہ السلام) کی طرف بھیجا۔"(صحیح بخاری: 3407،1339، صحیح مسلم: 2372"

آثار صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین

1۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو امیر المومنین سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا: جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوچکے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ آسمان میں زندہ ہے اس پر موت نہیں آئے گی۔(الرد علی الجھمیۃ للدارمی ص 78 وسندہ حسن التاریخ الکبیر 1/201۔202)

2۔ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوسری ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر کرتے ہوئے فرمایا کرتی تھیں۔ "

"وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ"

(مجھے اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بنایا ہے۔(صحیح بخاری: 7420"

3۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اللہ نے آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل کی ہے۔(طبقات ابن سعد 8/70 وسندہ حسن واصلہ فی صحیح البخاری 2/669)

4۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آسمان دنیا اور دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔کرسی پانی کے اوپر ہے اور اللہ کرسی کے اوپر ہے اور وہ تمہارے اعمال جانتا ہے۔(کتاب التوحید لابن خذیمۃ 1/244 وسندہ حسن)

5۔سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ حیا فرماتا ہے جب بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے کہ انھیں خالی لوٹادے۔

(رواہ الحاکم فی المستدرک 1/497 وصححہ علی شرط الشیخین ووافقہ الذھبی یہ حدیث مرفوعاً بھی صحیح ثابت ہے، دیکھئے ابوداود 1488 الترمذی 3556 ابن ماجہ 3865)

6۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر سے جانتا ہے کہ میں عثمان کے قتل کو پسند نہیں کرتی تھی۔(رواہ الدارمی فی الرد علی الجھمیۃ ص 27 وقال الالبانی: واسنادہ صحیح/ مختصر العلوص 104)

اس پر صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر عرش پر مستوی ہے۔(جس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں) اس کے خلاف صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔

جہمیہ کے شبہات اوران کے جوابات

بعض لوگ کہتے ہیں:

هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا

(وہ ان کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی ہوں۔ (المجادلۃ: 7"

(اسی طرح وہ آیت کہ ہم شاہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔ (ق: 16

ان آیات کا مفہوم یہ ہے کہ اس معیت کا مفہوم اللہ تعالیٰ کا علم ہے اسی بات پر صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ کا اجماع ہوچکا ہے۔ (توحید خالص ص 276 الرد علی الجھمیہ ص 19 شرح حدیث النزول ص 74)

دوسرے یہ کہ ان آیات میں خود علم کا (نعلم، یعلم وغیرہ) ذکر ہے۔ جو اس بات کی قوی دلیل ہے کہ یہ معیت بالعلم ہے۔

تیسرے یہ کہ دیگر آیات، صحیح احادیث اور اجماع صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین ان آیات کے عموم کی تخصیص کرتا ہے۔

یاد رہے کہ قرآن وحدیث میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ اللہ ہر جگہ (اپنی ذات کے ساتھ) موجود ہے۔ "تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا" اور اللہ کے لیے "حاضر" کا لفظ قرآن وحدیث اور اجماع سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

عقلی دلائل

1۔ لوگ دعا کرتے وقت ہاتھ اوپر اٹھاتے ہیں۔

2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات آسمانوں پر اللہ کے پاس گئے تھے۔

3۔ فرشتے آسمانوں سے زمین پر اترتے ہیں اور زمین سے آسمانوں پر جاتے ہیں اور اللہ ان سے اپنے بندوں کے بارے میں سوال کرتا ہے، حالانکہ وہ خود سب سے زیادہ جانتا ہے۔

4۔ خالق اپنی مخلوق سے جدا ہے۔

تنبیہ:۔

اس موضوع پر سیر حاصل بحث کے لیے دیکھئے مقالات (1/13) اور فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام (1/29 تا 55) وغیرہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل۔صفحہ64

محدث فتویٰ